جنگِ آزادی کا ہیرو

چوہدری افضل حقؒ میں خود اعتمادی کا یہ عالم تھا کہ وہ جس راستے کو ملک ملت کے لئے مفید سمجھتے تھے، اس پر چلتے ہوئے انہیں دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکرانا پڑتا تو دریغ نہ کرتے۔ کشمیر میں آزادی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو جس محنت اور قربانی سے آپ نے روشن کیا، اس کے متعلق صرف یہ کہہ دینا ہی کافی ہوگا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج کے نیزوں کے سائے تلے آزادی کی جو رُوح آج کارفرما ہے، اس کی تخلیق آج سے نصف صدی قبل تحریک آزادی کشمیر کی صورت میں چوہدری صاحب کی مساعی جمیلہ سے ہوئی تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ؂ بڑی مشکل سے ہوتی ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

برِصغیر ہندوپاک کی آزادی کی جدوجہد میں جن لوگوں نے قربانیاں دیں، اُن کی صفِ اوّل میں ایک ایسا انسان بھی تھا، جسے کبھی نام و نمود کی خواہش نہ ہوئی۔ دولت جس کی نگاہ میں کوئی وقعت نہ رکھتی تھی، جاہ و جلال جس کے لئے کوئی کشش نہ رکھتے تھے، ایمان، خلوص اور عمل جس کے نزدیک زندگی کے تین بڑے اصول تھے۔

چودھری افضل حق غریب پیدا نہ ہوئے تھے، لیکن اُنہوں نے فقیری کو امیری پر تمام عمر اس لئے ترجیح دی ـــــ ان کے نزدیک عوام کے قریب رہنے کا یہی واحد راستہ تھا، اور جو سیاسی رہنما عوام کے قریب نہ ہوں وہ ان کے صحیح احساسات، ان کی ضروریات اور ان کی تکالیف سے پورے طور پر آگاہ نہیں ہو سکتے۔

آپ نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ایسے وقت کیا، جب کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان سیاسی، تعلیمی اور معاشرتی اعتبار سے بہت پیچھے تھا۔ اور دُنیائے اسلام پر ہر طرف سے مصائب و ابتلاء کے بادل منڈلا رہے تھے۔ یورپ کا مردِ بیمار مصطفےٰ کمال کی قیادت میں عالمِ اسلام کو ایک عظیم انقلاب کی دعوت دے رہا تھا۔ ایشیاء اور افریقہ میں مسلمان مغربی سامراج کے جور و استبداد سے مکمل طور پر پس چکے تھے۔ برطانوی امپیریلزم اپنے پُورے جوبن پر تھا، اور آزادی کے شعلوں کو ہر جگہ توپ و تفنگ سے ناپید کر دینے میں مصروف تھا۔ چودھری صاحب کی حسّاس طبیعت اِن حالات سے متاثر ہوئے

بلغیر نہ رہ سکی ۔ ملازمت ترک کی اور خلافت کے پلیٹ فارم پر فدایانِ ملت کی فوج میں ایک گمنام سپاہی کی حیثیت سے آ کھڑے ہوئے ۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے ساتھیوں کو آپ کی دماغی صلاحیتوں کا اندازہ ہوگیا اور سیاسیات ہند میں جلد ہی آپ کو وہ مقام مل گیا ۔ جہاں پہنچنے کے لئے ایک عمر درکار تھی ۔

۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۵ء تک آپ پنجاب کونسل کے رکن رہے ——— اِس دَور میں جب کہ مجالس قانون ساز ایک سرکاری پنچائیت سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھیں ۔ آپ کی زبان کبھی حق گوئی سے نہ رُکی ۔ سچ پوچھیئے تو پنجاب کونسل کی ان بارہ سالوں کی فائلیں چودھری افضل حق کی سیرت اسکی زندگی اور جرأت کا ایک مرقع ہیں ۔ آپ جیل گئے ، تو واپسی پر جیلوں کی اصلاح کے لئے مہم شروع کر دی ۔ سابقہ پنجاب کی جیلوں میں آج جو اصلاح ہم دیکھ رہے ہیں ۔ ان میں چودھری صاحب کی مساعی کو بڑا دخل حاصل ہے ۔ مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے پنجاب کونسل کے اندر آپ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا :   ڈٹ کے کونسل میں کھڑا جس وقت افضل حق ہؤا ۔ حق کی ہیبت چھائی ایسی رنگِ باطل فق ہوا

آپ ایک اعلیٰ پایہ کے مُقرر ہونے کے علاوہ اپنے زمانہ کے بہترین انشا پرداز بھی تھے ۔ آپ کی سب سے مقبول تصنیف " زندگی " آپکا زندہ جاوید کارنامہ ہے ۔ یہ کتاب آپ نے ۱۹۳۰ء میں گورکھپور جیل میں تحریر فرمائی تھی ۔ خیالات کی پاکیزگی طرزِ تحریر اور ادب کی لطافت کے اعتبار سے " زندگی " آج بھی اپنا جواب نہیں رکھتی ۔ اس کے علاوہ آپ کی کم و بیش ایک درجن تصانیف ہیں ، جن میں " جواہرات " ، " محبوبِ خدا " ، " آزادئ ہند " ۔ شامل ہیں ۔

چودھری افضل حق میں خود اعتمادی اِس حد تک موجود تھی کہ جس راستہ کو ملک و ملت کے لئے مفید سمجھتے تھے ۔ اِس پر چلتے ہوئے اگر اُنہیں دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکرانا ہوتا تھا ، تو گھبراہٹ کو اپنے نزدیک تک نہ آنے دیتے تھے ۔ کانگریس میں اسوقت تک رہے جب تک کانگریس کی پالیسی اس کے عقیدے کے مطابق اسلامیانِ ہند کے جذبات و احساسات کی آئینہ دار رہی ۔ جُونہی انہیں یقین ہوا کہ کانگریسی رہنما ہندوستان میں صرف ہندو راج کے داعی ہیں ، کانگریس کو فوراً چھوڑ دیا ۔ اور اپنے ہم خیال لوگوں کو ساتھ لے کر نیشنلسٹ مسلمانوں کی ایک علیحدہ جماعت (مجلس احرار اسلام) قائم کی ۔ دُنیا حیران تھی کہ بے سروسامانی کے عالم میں انگریزی سامراج اور ہندو کے سرمایہ دارانہ نظام کا مقابلہ کیسے کیا جا سکے گا ۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں اُنہوں نے ثابت کر دیا کہ ان میں تنظیمی صلاحیتیں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں اور نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان میں ان کی جماعت مُسلم عوام کے دِلوں پر قابض ہوگئی ۔

کشمیر میں آزادی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو جس محنت اور قربانی سے آپ نے روشن کیا ۔ اس کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کافی ہوگا ۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج کے نیزوں کے سایہ تلے آزادی کی جو رُوح آج کارفرما ہے اسکی

تخلیق آج سے ساٹھ برس قبل تحریک آزادئ کشمیر کی صورت میں چودھری صاحب کی مساعئ جمیلہ سے ہوئی تھی۔

آپ لینن اور ٹراٹسکی کے مقلد نہ تھے لیکن پیغمبرِ اسلام کا یہ فرمان کہ "مزدور کا حق اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا ہو جانا چاہیئے" آپ کے ایمان کا جزو تھا۔ غریب اور مزدور سے آپ کی محبت کی یہی وجہ تھی۔ آپ سرمایہ دارانہ نظام کو انسانی ترقی کے راستہ میں ایک دیوار سمجھتے تھے۔ آپ کے ذہن میں محنت اور سرمایہ میں باہمی جنگ کا تخیل ہر طرف موجود رہتا تھا۔ آپ کے عقیدہ کے مطابق ایک غریب کے بچوں کو دنیا میں آرام و آسائش کے وہ تمام مواقع فراہم کرنا سوسائٹی کا فرض ہے جو ایک دولت مند کو قدرتی طور پر حاصل ہیں۔ انکی تعلیم۔ ان کی صحت کی دیکھ بھال۔ ان کے لئے رہائش و روزگار کی فراہمی کا انتظام اور انہیں روٹی اور کپڑا مناسب داموں پر مہیا کرنا سوسائٹی کی ذمہ داریوں میں داخل ہے۔ جو سوسائٹی اپنی ان ذمہ داریوں سے تغافل برتتی ہے۔ وہ اپنی جڑیں خود کھوکھلی کرتی ہے۔ اور اپنی تخریب کے لئے ایک ایسے انقلاب کو دعوت دیتی ہے۔ جسے نہ سمندر کی خوفناک لہریں روک سکتی ہیں۔ اور نہ تیز و تند ہوا کے جھونکے۔

جن لوگوں نے چودھری صاحب کو قریب سے دیکھا۔ انہیں انسانیت کا اعلیٰ نمونہ پایا۔ آپ کی زندگی کے آخری ایام نہایت مفلسی کی حالت میں گزرے۔ لیکن آپ نے اپنی تنگ دستی کا اپنے دوستوں کو علم تک نہ ہونے دیا۔ اور شرافت اور غیرت کے تقاضوں نے کبھی اس کے ہاتھ کو دستِ گدا نہ ہونے دیا۔

وہ اگر چاہتے تو دوسرے لوگوں کی طرح دولت کے انبار اکھٹے کر سکتے تھے۔ کلیسائی محل تعمیر کر سکتے تھے۔

(منقول از :- روزنامہ "آزاد" - لاہور ۲، فروری ۱۹۵۷ء افضل حق نمبر")

(بقیہ از ص ۲۳ سے)

ابوبکرؓ کی انہی قربانیوں شجاعتوں اور تصدیقوں سے خوش ہو کر حضور علیہ السلام نے فرمایا

"کذبنی قومی وصدقنی ابوبکر" رضی اللہ عنہ

میری قوم نے مجھے جھٹلایا مگر ابوبکر نے میری سچائی کا ڈنکا بجایا۔

شیزان کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے

"شیزان" مرزائیوں کی فیکٹری ہے اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ "دارالکفر ربوہ" جاتا ہے آپ تو اس جرم میں شریک نہ ہوں!

شیزان کی جملہ مصنوعات کا بائیکاٹ دینی غیرت اور ملی حمیت کا تقاضئی ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان